وزیراعظم مسٹر محمد علی کی ڈھاکہ اور میمن سنگھ کے سیلابی علاقے پر پرواز

آپ نے ڈھاکہ اور نرائن گنج کے امدادی مرکز کا بھی معائنہ کیا۔ مشرقی بنگال میں آج پھر بارش کی توقع

ڈھاکہ ۲۴ ر اگست۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے آج صبح ڈھاکہ اور میمن سنگھ کے سیلابی علاقوں پر پرواز کی۔ صوبہ کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا اور مرکز کے وزیر مملکت مرتضیٰ رضا چوہدری آپ کے ساتھ تھے۔ آپ ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ سے پاکستانی فوج کے ایک مال بردار جہاز پر سوار ہوتے اور ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ میمن سنگھ تک گئے۔ آپ دوپہر کے کھانے سے پہلے ڈھاکہ واپس پہونچ گئے۔ آپ نے جس علاقہ کا جائزہ لیا۔ اس کا فاصلہ ڈھاکہ سے ڈیڑھ سو میل تھا۔ تیسرے پہر وزیراعظم نے نارائن گنج اور ڈھاکہ کے امدادی مرکزوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے ٹیکے لگانے کے کئی مرکز بھی دیکھے۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد بھی کل صبح ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ جہاں وہ سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کریں گے

مشرقی بنگال کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک امریکی ادارے نے رضاکارانہ طور پر کھانے پینے کے ۱۶۲ بنڈل اور سوتی کپڑے کے ۲۰ بنڈل بھیجے ہیں اس سامان کو مرکزی امدادی کمیٹی کی معرفت تقسیم کرنے کے لئے مشرقی بنگال بھیجا جا رہا ہے

موسمی اطلاعات کے مطابق صوبہ کے مشرقی سب ڈویژن میں کل شام تک دور دور تک بارش ہوگی۔ دوسرے علاقوں میں بھی بارش کا امکان ہے۔

متھرا میں مسجد کے منارے توڑ پھوڑ ڈالے گئے

متھرا ۲۴ ر اگست۔ متھرا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا ہے کہ کل شہر میں ایک مسجد کے دو مناروں کو توڑ پھوڑ ڈالا گیا۔ وہاں اتوار کو فساد شروع ہوا تھا اور ساتھ مکانوں اور جھونپڑیوں کو آگ لگا دی گئی تھی۔ یو پی کی مسلح پولیس کا ایک دستہ متھرا بھیجا گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی کے بعض ممبروں کا کہنا ہے کہ یہ فساد جن سنگھ کی انگیخت کا نتیجہ ہے۔

دستور ساز اسمبلی میں اقلیتوں کی حفاظت اور حقوق پر بحث

کراچی ۲۴ ر اگست۔ نئے دستور کے تحت اقلیتوں کی حفاظت اور انہیں زائد حقوق دینے کے متعلق جو رپورٹ پیش کی گئی ہے آج دستور ساز اسمبلی میں اس پر پھر بحث شروع ہوئی۔ آج کی بحث میں کانگرس پارٹی کے ممبروں نے جنہوں نے نومبر ۱۹۵۳ء سے دستور ساز اسمبلی کا بائیکاٹ کر رکھا تھا حصہ لیا۔ پارٹی کے لیڈر مسٹر سرش چند چٹو پادھیائے نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ اس رپورٹ میں جن بنیادی حقوق اور تحفظات کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ فرسودہ ہو چکے ہیں انہوں نے کہا کہ اگست ۱۹۵۲ء میں اس رپورٹ کو پیش کیا جاتا۔ تو میں اسے قبول کر لیتا۔ مگر اب جب کہ اسلامی دستور بن رہا ہے۔ اقلیتیں ان حقوق اور تحفظات کو قبول نہیں کر سکتیں۔ انہوں نے دستور کی اس دفعہ پر نکتہ چینی کی۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اقتدار اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس دفعہ کا مطلب شخصی حکومت ہے۔ حالانکہ جمہوریتوں میں اصل اقتدار عوام کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مسٹر چٹو پادھیائے نے اس دفعہ پر بھی اعتراض کیا کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے برخلاف نہیں بنایا جا سکتا۔ مسٹر چٹو پادھیائے کے بعد سید خلیل الرحمٰن نے تقریر کرتے ہوئے اس حیرت کا اظہار کیا کہ مخالف پارٹی کو اسلام کے نام سے اتنا ڈر کیوں لگتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ دستور کے تحت پاکستان میں شخصی حکومت کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا اسلام بڑا فراخ دل مذہب ہے اور اس کی مثال نہیں گنج کا واقعہ ہے۔ تقسیم سے قبل یہ مسجد گوردوارہ بنائی گئی تھی۔ اور قیام پاکستان کے بعد بھی اسے بدستور گوردوارہ ہی رہنے دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ہندوستان میں سومناتھ کا واقعہ ہے اسے مندر بنا لیا گیا۔ اور اس میں حکومت کی مرضی اور امداد بھی شامل تھی۔ اسی طرح آج کل ہندوستان میں مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لئے شدھی کی تحریک چل رہی ہے۔

مسٹر خلیل الرحمٰن کی تقریر ابھی جاری ہی تھی۔ اسمبلی کا اجلاس جمعرات تک کے لئے ملتوی ہو گیا

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۴ ر اگست (بوقت ساڑھے نو بجے شب) آج گیارہ بجے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تنفس کی وجہ سے پھر اچانک خراب ہو گئی۔ اور دو بجے تک زیادہ تکلیف رہی۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے کچھ دوائیاں دیں اور ٹیکے وغیرہ لگائے۔ اسوقت پہلے سے افاقہ ہے۔ مگر طبیعت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۲ ر اگست۔ حضرت ام ناصر صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ٹمپریچر ابھی نارمل نہیں ہوا۔ روزانہ ۹۹/۲ اور ۱۰۰ کے قریب ہو جاتا ہے آج بھی ۱۰۰/۲ ہے۔ اور اس کے ساتھ ضعف بہت زیادہ محسوس ہو رہا ہے۔ رات کو دل کی تکلیف بھی رہی۔

احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

برازیل کے صدر نے خودکشی کر لی

برازیل ۲۴ ر اگست۔ برازیل کے صدر نے خودکشی کر لی ہے آج یہ خبر آئی تھی کہ انہوں نے ہوائی فوج کے اس مطالبہ پر کہ وہ مستعفی ہو جائیں تین ماہ کی رخصت حاصل کر لی تھی اور صدر کے فرائض نائب صدر کو سونپ دیئے تھے۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۵۴ء

سمگلنگ

سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہر ماہ ایک ہزار من پاکستانی گندم بھارت کو ناجائز طریقوں سے منتقل ہو رہی ہے۔ چونکہ بھارت میں گندم کا نرخ پاکستان کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے بعض غلط کار لوگ ناجائز منافع حاصل کرنے کے لئے یہ کام کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ نہ صرف گندم بلکہ چاندی اور چاول بھی اسی طرح سمگل ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں اس طرح کتنا اناج اور چاندی بلکہ سونا بھی پاکستان سے بھارت منتقل ہو چکا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں۔ وہ ملک کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ اور جو بھی سزا انہیں دی جائے تھوڑی ہے

اس میں کوئی شک نہیں کہ اکثر ملکوں کی سرحدوں کے ذریعہ سے ایسا ناجائز کاروبار ہوتا ہے۔ اور بد اطوار لوگ اس ذریعہ سے بڑی بڑی دولت کماتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی عجیب نہیں کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوسری جگہوں سے بھی اناج وغیرہ سمگل کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ پاکستانی حکومت اس جرم کو روکنے کے لئے فوری اور نہایت مؤثر اقدام کرے۔ اور اناج کے اس ناجائز انتقال کو روکنے کے لئے تدابیر سوچے اور مجرموں کو کیفر کردار کو پہنچائے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کام بغیر سرکاری نگرانوں کی مدد کے اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ جن لوگوں کو اس کام کی نگرانی کے لئے لگایا گیا ہو۔ انہیں لالچ دے کر جب تک اپنے ساتھ نہ ملایا جائے۔ بڑے پیمانہ پر بد اطوار لوگوں کے گروہ بھی اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ لالچ ایسی بری بلا ہے کہ تھوڑے سے فائدہ کے لئے بعض لوگ بڑے سے بڑا قومی خسارہ برداشت کر لیتے ہیں۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اس کام کے لئے جو نگران مقرر کئے جائیں۔ وہ آزمودہ اور دیانتدار ہونے چاہئیں۔ اور ایسے ہونے چاہئیں۔ جن کو کوئی لالچ بھی حب وطن کے راستہ سے ڈگمگا نہ سکے۔

بے شک ایسے لوگ موجودہ حالات میں کمیاب ہیں۔ اور واقعی دیانتدار آدمیوں کا دستیاب ہونا مشکل ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ابھی قومی مفاد کا تصور اتنا بیدار نہیں ہوا۔ جس کی ذمہ واری دراصل ہمارے لیڈروں پر آتی ہے۔ خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔

ہمارے لیڈروں نے خود ابھی تک سوائے سیاسی جوڑ توڑ کے کچھ نہیں سیکھا۔ اور بلا استثناء ووٹ حاصل کرنے کے لئے بداخلاقی کی آخری حد تک چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں عوام اخلاقی تربیت کس طرح پا سکتے ہیں۔ اور ان میں حب وطن کا صحیح جذبہ کس طرح پرورش پا سکتا ہے۔

بہرحال اناج کے سمگلنگ کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اور حکومت کی فوری توجہ کے قابل ہے۔ چاہئیے کہ سرحدوں کی اس لحاظ سے نگرانی کے لئے خاص پولیس تیار کی جائے جو عام سرحدی انتظامات سے علیحدہ رہ کر کام کرے نیز دوسرے سرحدوں کے قریب رہنے والے لوگوں کو بھی نگرانی کا شوق دلایا جائے۔ اور انعامات مقرر کئے جائیں۔ جن کا کام اس خاص سرکاری محکمہ کو فوری طور پر اطلاع دینا ہو۔ انعامات برائے نام نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ معقول ہونے چاہئیں۔ تاکہ لوگ زیادہ انہماک سے کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اپاہجوں۔ بیواؤں کی امداد

ایک معاصر کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق محکمہ بحالیات پنجاب کی طرف سے ان مہاجر بیوگان۔ مساکین اور اپاہجوں کے وظائف کا انتظام کیا جائے گا۔ جنہیں کسٹوڈین کی طرف سے مالی امداد ملنا بند ہو گئی ہے۔ اور جو ابھی تک مالی مشکلات میں گرفتار ہیں۔

اس امداد کے لئے مرکز نے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کا عطیہ دینا منظور کیا ہے۔ نیز حکومت پنجاب کے برف خانوں کے ٹھیکہ سے جو تقریباً چالیس ہزار روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ وہ بھی محتاجوں کے امدادی فنڈ میں جمع کی جائیگی۔ نیز الاٹیوں کے کرایہ میں بھی پانچ فی صدی کا اضافہ کرکے اسی فنڈ میں شامل کیا جائے گا۔

اگر یہ خبر درست ہے۔ تو یقیناً یہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہے۔ بہت سے لوگ واقعی ایسے مفلوک الحال ہیں۔ کہ نہ تو وہ خود کمائی کر سکتے ہیں۔ اور نہ کوئی دوسرا ان کا قریبی عزیز ایسا ہے۔ جو ان کی پرورش کا ذمہ دار ہو۔ ایسے لوگوں کی امداد کرنا حکومت کا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ خاصکر ایک ایسی حکومت کا جو اسلامی اصولوں پر قائم ہونے کی دعویدار ہے۔

ہماری رائے میں اس فنڈ کی توسیع کرکے اس کے فوائد کو صرف ایسے مفلوک الحال لوگوں کی امداد تک محدود نہیں رکھنا چاہیئے۔ جو مہاجرین اور جن کو کسٹوڈین سے الاؤنس ملتی تھی۔ اور جو اب بند ہو گئی ہے۔ بلکہ مہاجر اور مقامی کی تفریق کو نظر انداز کرکے تمام ایسے اپاہج۔ بیواؤں وغیرہ لوگوں تک امداد کا دامن بڑھانا چاہیئے۔

تقریباً تمام مہذب ممالک میں حکومتوں نے بوڑھوں۔ بیواؤں اور اپاہجوں کے لئے پناہ خانے مہیا کئے ہوئے ہیں۔ بعض مخیر لوگوں نے بھی ایسے ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ جہاں بے نواؤں کو رہائش اور خوراک ملتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں تاحال نہ سرکاری طور پر اور نہ نجی طور پر ایسا کوئی انتظام ہے۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ اگر کسی کا ہمسایہ بغیر کھانے کے رات گذار دے۔ تو وہ عذاب الٰہی کا مورد بنتا ہے۔

یہ نہیں کہ مسلمان اس امر میں کشادہ دل نہیں بلکہ سب خرابی بے نظمی کی ہے۔ بعض ڈھونگ باز خیرات۔ صدقہ اور زکوٰۃ کی رقوم وصول کر لیتے ہیں۔ اور حقیقی مستحقین محروم رہتے ہیں۔ یو۔ پی میں ایسے کاموں کے لئے بڑی بڑی سوسائٹیاں قائم ہیں۔ جو اکثر دیانتداری سے کام کرتی ہیں۔ اور سالانہ ہزاروں ناداروں اور بے نواؤں کی تسکین و تسلی کا باعث ہوتی ہیں۔ ہمارے ملک میں اگر صدقہ اور زکوٰۃ کا ہی صحیح انتظام کیا جائے۔ تو یقیناً اس ضمن میں بہت کچھ مفید کام ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ پہلا قدم ہوگا۔ جو محکمہ بحالیات اس معاملہ میں اٹھائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ رفتہ رفتہ یہی ادارہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا چلا جائیگا اور فنڈ جمع کرنے کے بھی کئی ایک مزید ذرائع پیدا ہو جائیں گے۔ البتہ کامیابی کے لئے دیانتدار اور ہمدرد خدمت خلق کا صحیح جذبہ رکھنے والے کارکنوں کی ضرورت ہے۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

کے ساڑھے سترہ ہزار حصوں میں سے ساڑھے چار ہزار کے قریب حصص قابل فروخت ہیں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ اور ان کے دل میں اسلامی لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور کتب کی اشاعت کے لئے تڑپ پیدا کی ہے۔ وہ حسب استطاعت اس کے حصے خریدیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے آمین۔ ایک حصہ بیس روپے کا ہے۔ جو چار قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔ پہلی قسط پانچ روپے کی ہے۔ اگر پینتالیس دوست ایسے نکل آئیں۔ جو سو سو حصے خرید لیں۔ تو یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے۔ درخواست کے لئے فارم ہم سے طلب کیا جائے۔ چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں امین اللہ صاحب آف محلہ دارالرحمت قادیان حال مقیم لاہور جو کہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے۔ مورخہ ۲۱/۸/۵۴ بروز ہفتہ وفات پاکر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دے۔ مرحوم موصی تھے۔ ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ محمد یوسف لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور

ربوہ میں نماز استسقاء

ربوہ ۲۴ ؍ اگست۔ موجودہ خشک سالی اور امساک باراں کے پیش نظر ربوہ میں کل صبح سوا آٹھ سے سوا نو بجے تک نماز استسقاء ادا کی گئی۔ اہالیان ربوہ نے پہلے امیر مقامی مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی اقتداء میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔ بعدہٗ قبلہ رو کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا کی گئی۔

خطبہ جمعہ

روحانیت اور تعلق باللہ پیدا کرنے کا گر

محبت کے جو طبعی طریق انسانوں کے لئے مقرر ہیں۔ انہی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کی جا سکتی ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳؍ اپریل ۱۹۵۱ء - بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

بعض لوگ روحانیت اور تعلق باللہ پیدا کرنے کے لئے گر پوچھا کرتے ہیں۔ حالانکہ

روحانیت اور تعلق باللہ کے معنے

محبت کے ہی ہیں۔ جیسے زید اور بکر میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ ماں اور بیٹے میں محبت ہوتی ہے۔ باپ اور بیٹے میں محبت ہوتی ہے بیٹی اور ماں میں محبت ہوتی ہے۔ بیٹی اور باپ میں محبت ہوتی ہے۔ بھائی بھائی میں محبت ہوتی ہے۔ بہن بہن میں محبت ہوتی ہے۔ بیٹی بیٹی یا بیٹے بیٹے میں محبت ہوتی ہے۔ اور دوسرے رشتہ داروں میں محبت ہوتی ہے۔ وہی جذبہ جب انسان میں خدا تعالیٰ کے متعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اسے تعلق باللہ کہتے ہیں۔ تعلق کے معنے ہیں لٹکنا۔ اٹکنا۔ ہمارے ہاں بھی کہتے ہیں دل اٹکا ہوا ہے۔ دل لٹکا ہوا ہے اسی کا نام تعلق باللہ اور روحانیت ہے اور اس کا امتحان اس طرح ہو جاتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کرتا ہے اور دوسرے رشتوں اور تعلقات کو اگر وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں روک پیدا کریں تو انہیں قربان کر دیتا ہے

دوسری محبتوں میں

یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ کسی خاص شخص کی محبت کسی میں زیادہ ہو۔ بعض اوقات بھائی دشمنی کر جاتا ہے۔ لیکن دوست وفا کر جاتا ہے۔ بیوی دھوکہ کر جاتی ہے۔ لیکن ماں وفاداری سے کام لیتی ہے۔ ماں دھوکہ کر جاتی ہے۔ لیکن بیوی وفادار رہتی ہے۔ پھر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ کسی عورت کے ماں باپ اس سے بیوفائی کر جاتے ہیں لیکن اس کا خاوند اس کے لئے قربانی کر جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ خاوند بیوفائی کرتا ہے اور ماں باپ قربانی کرتے ہیں۔ لیکن تعلق باللہ میں

یہ شرط ہے

کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے زیادہ کسی اور چیز سے محبت نہ ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کی محبت کسی اور چیز کی محبت کا ٹکراؤ ہو جائے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو ترجیح دے دے۔ حضرت علیؓ سے ایک دفعہ حضرت حسنؓ نے پوچھا کہ آپ توحید پر پوری طرح قائم ہیں یا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں میں توحید پر قائم ہوں۔ حضرت حسنؓ نے پھر سوال کیا۔ کیا آپ کو مجھ سے بھی محبت ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ ہاں مجھے تم سے محبت ہے۔ حضرت حسنؓ نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ سے بھی محبت ہے۔ اور مجھ سے بھی محبت ہے۔ تو آپ نے مجھے خدا تعالیٰ کے برابر قرار دیا۔ یہ تو شرک ہے

حضرت علیؓ

نے فرمایا صرف محبت کا ہونا شرک نہیں۔ بلکہ اس کے درجہ میں فرق ہونا شرک ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ مجھے خدا تعالیٰ سے بھی محبت ہے اور تم سے بھی۔ لیکن جب تمہاری محبت خدا تعالیٰ کی محبت سے ٹکرائے گی۔ تو میں تمہیں چھوڑ دونگا۔ اور خدا تعالیٰ کو ترجیح دونگا۔ غرض تعلق باللہ میں صرف اتنی شرط ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت دوسری محبتوں سے زائد ہو۔ ویسے ہوتی تو وہ محبت ہی ہے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہوتی ۔

جو طریقے محبت کے انسانوں کے لئے مقرر ہیں۔ وہی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے والے ہیں۔ جس طرح باپ سے محبت کی جاتی ہے۔ جس طرح

بھائی بھائی میں محبت

ہوتی ہے۔ جس طرح بھائی بہن یا بہن بہن میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ماں بیٹا یا ماں بیٹی میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح باپ بیٹا یا باپ بیٹی میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح بیوی اور خاوند یا رشتہ داروں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اس کی محبت کے لئے گر تلاش کرنا حماقت ہے۔ جب روحانیت محبت اور تعلق باللہ ایک ہی ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی محبت بھی وہی ہے جو انسانوں کی ہوتی ہے۔ تو اس کے گر بھی ایک ہی ہونے چاہئیں۔ اور انسانوں کی محبت کا گر یہی ہے کہ یا احسان سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ یا حسن سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور یا پھر ملنے تعلق سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ محبت کو پیدا کرنے کے یہی تین گر ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ مادہ رکھ دیا ہے کہ جو شخص اس پر احسان کرتا ہے اس سے محبت کرتا ہے۔ . . . .

اسلام نے خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے ایک آسان گر بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کھانا پینا اور پہننا خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے اور جب یہ سب چیزیں خدا تعالیٰ ہی مہیا کرتا ہے تو اس کا احسان موجود ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ گر موجود ہے۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے ہمیں کوئی اور سبب تلاش کرنا پڑتا ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ خدا تعالیٰ کا انسان پر احسان تو ہوتا ہے۔ لیکن اس کی شناخت اور چیز ہے۔ اگر کسی کو کوئی گمنام شخص منی آرڈر کر دے۔ اور اپنا نام ظاہر نہ کرے۔ تو اسے منی آرڈر کرنے والے سے محبت نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسے علم نہیں ہوگا کہ منی آرڈر کس نے کیا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی انسان سے مخفی ہے۔ اور وہ

پس پردہ احسان

کرتا ہے۔ اگرچہ اس کے احسان بہت زیادہ ہیں لیکن لوگ انہیں محسوس نہیں کرتے۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے۔ اور بچہ اپنی عقل کے مطابق سمجھتا ہے۔ کہ ماں اس پر احسان کرتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ماں تکلیف سے اسے خون چساتی ہے۔ حالانکہ یہ قربانی کا جذبہ ماں نے خود پیدا نہیں کیا۔ یہ جذبہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھا گیا تھا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گڑیاں بناتی ہیں۔ اور ان سے کھیلتی ہیں۔ یہ وہی بچہ پالنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو ان کے اندر پایا جاتا ہے۔ ان کے اندر یہ حس خدا تعالیٰ نے ہی پیدا کی ہے۔ خواہ وہ عقل سے محبت اسی طرح ہو یا عقل کے تحت

ایسا کرتی ہیں۔ بہرحال عورت کے اندر خدا تعالیٰ نے اولاد سے محبت کا مادہ رکھا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو ماں نے خود اپنے اندر پیدا نہیں کی۔ بلکہ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اس کے اندر رکھ دی گئی تھی اور جب یہ مادہ ماں کی پیدائش سے پہلے کا اس کے اندر پایا جاتا ہے۔ تو پھر یہ اس کا پیدا کیا ہوا نہ ہوا اب یہ

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ جب یہ مادہ ماں کا پیدا کیا ہوا نہیں۔ تو آخر یہ مادہ ماں کے اندر کس نے پیدا کیا ہے۔ بہرحال وہ کوئی اور ہستی ہے۔ اور ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ ہستی جس نے سب مخلوقات کو پیدا کیا ہے اسی نے یہ مادہ ماں کے اندر رکھا ہے مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بچہ ماں سے محبت کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا۔ یہ کیوں؟ بچہ خدا تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ اسے نظر نہیں آتا۔ جب اس کی ماں اپنی ماں کے پیٹ میں تھی۔ اور

خدا تعالیٰ کے فرشتے

اس کے دل میں اولاد کی خواہش اور محبت پیدا کر رہے تھے۔ تو اس نے اس نظارہ کو دیکھا نہیں تھا۔ اس نے صرف اتنا ہی دیکھا ہے۔ کہ ماں اسے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہے۔ خواہ وہ فاقہ ہی کر رہی ہو۔ اور بھوک کی وجہ سے نڈھال ہو رہی ہو وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہو۔ اس کا گوشت گھل گیا ہو۔ اور ہڈیاں نکل آئی ہوں۔ لیکن ادھر بچہ رویا اور ادھر ماں نے اپنے سوکھے ہوئے پستان اس کے منہ میں دے دیئے۔ خواہ پستانوں میں دودھ کا کوئی قطرہ ہو یا نہ ہو۔ ماں کے اندر یہ جذبہ جس ہستی نے پیدا کیا ہے۔ وہ بچہ کو نظر نہیں آتی۔ اس لئے وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔ ماں اپنی چھاتیوں سے دودھ پلاتی ہوئی اسے نظر آتی ہے۔ اس لئے وہ اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ انسان کھانا کھاتا ہے۔ جس شخص نے اسے گندم دی۔ اور جس سے اس نے روٹی بنائی۔ وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ یا جس کی نوکری کر کے اس نے پیسے کمائے۔ اور ان سے اس نے گندم خریدی۔ وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ جیسے ماں اور بیوی نے اسے روٹی پکا کر کھلائی وہ اس کا

شکریہ ادا کرتا ہے

لیکن جس نے گندم بنائی۔ جس نے نمک بنایا۔ جس نے پانی بنایا۔ وہ اس کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ کیوں اس لئے کہ گندم مہیا کرنے والا یا نوکری دینے والا نظر آتا تھا۔ ماں اسے نظر آتی تھی۔ کہ وہ گرمی کے دنوں میں آگ کے آگے بیٹھی روٹی پکا رہی ہے۔ بیوی اسے نظر آتی ہے۔ کہ گرمی میں آگ کے آگے بیٹھی روٹی پکا رہی ہے۔ یا سردی میں جب وہ خود لحاف سے باہر نہیں نکلتا۔ وہ صحن میں بیٹھی اس کے لئے ناشتہ تیار کر رہی ہے۔ چونکہ وہ اسے نظر آتی ہے۔ اس لئے اس کے اندر احساس شکریہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جبلت القلوب علی حب من

احسن الیہا۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے دل میں یہ مادہ رکھ دیا ہے۔ کہ اسے جو شخص احسان کرتا نظر آتا ہے۔ اس کا وہ شکر گذار ہوتا ہے۔ اور چونکہ اسے اس احسان کا اصل بانی نظر نہیں آتا۔ اس لئے اسے یہ خیال نہیں آتا۔ کہ دراصل یہ احسان کسی اور ذات نے کیا ہے۔ ہمارے ملک میں

لطیفہ مشہور ہے

واللہ اعلم وہ سچا ہے۔ یا عام حالات میں وہ خود بنا لیا گیا ہے۔ جب ہمارے ملک پر انگریز حاکم تھے۔ لوگوں میں اپنی خوش کرنے کے لئے ڈالیاں پیش کرنے کا رواج تھا۔ بعد میں اگرچہ یہ قانون بنا دیا گیا تھا۔ کہ افسروں کو ڈالیاں پیش نہ کی جائیں۔ لیکن حکام اور رؤسا شہر کو جب موقعہ ملتا۔ اور وہ انگریز افسروں کو ملنے کے لئے جاتے۔ تو ان میں سے بعض ہوشیار لوگ ڈالیاں بھی لے جاتے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک انگریز افسر کو ایک ای۔ اے۔ سی اور ایک تحصیلدار ملنے کے لئے گئے۔ ای۔ اے۔ سی ڈالی بھی ساتھ لے گیا۔ یہ تو سارے جانتے ہیں کہ ای۔ اے۔ سی بڑا ہوتا ہے۔ اور تحصیلدار چھوٹا ہوتا ہے۔ کئی علاقوں کا چارج ہی ای۔ اے۔ سی کے پاس ہوتا ہے۔ اور تحصیلدار اس کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس جب وہ دونوں ملاقات کے لئے گئے۔ تو اتفاقاً

انگریز افسر کے پاس

ملاقات کا وقت تھوڑا تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ وہ دونوں کو الگ الگ بلاتا۔ اس نے کہلا بھیجا کہ دونوں آجاؤ۔ جب ای۔ اے۔ سی ڈالی کو اٹھانے لگا۔ تو تحصیلدار نے آگے بڑھ کر ڈالی کو اٹھا لیا۔ اور کہا حضور ہمارے ہوتے ہوئے آپ یہ تکلیف کیوں کریں۔ چنانچہ تحصیلدار نے ڈالی اٹھالی۔ اور بڑے آرام سے اندر جاکر انگریز افسر کے سامنے رکھ دی۔ اور یہ نہ کہا کہ یہ ڈالی ای۔ اے۔ سی نے پیش کی ہے۔ وہ انگریز افسر اس اثر کے ماتحت کہ ڈالی تحصیلدار نے پیش کی ہے۔ ای۔ اے۔ سی کی طرف پیٹھ کر کے اور تحصیلدار کی طرف منہ کرکے بیٹھ گیا۔ اور اس سے حالات پوچھنے لگا۔ ای۔ اے۔ سی دل ہی دل میں کڑھ رہا تھا لیکن وہ کیا کرسکتا تھا۔ برابر دو گھنٹے تک ڈپٹی کمشنر تحصیلدار سے باتیں کرتا رہا۔ اور اس نے ای۔ اے۔ سی کو پوچھا تک نہیں۔ ملاقات سے فارغ ہوکر جب باہر آئے۔ تو ای۔ اے۔ سی نے غصہ نکالنا شروع کیا۔ کہ تم نے کیوں یہ حرکت کی۔ تحصیلدار نے کہا۔ حضور یہ کس طرح ہوسکتا تھا۔ کہ آپ میرے سامنے بوجھ اٹھاتے اب ڈالی تو لایا تھا ای۔ اے۔ سی۔ لیکن چونکہ وہ ڈالی تحصیلدار نے انگریز افسر کے آگے رکھی تھی۔ اس لئے وہ اس پر مہربان ہوگیا۔ یہی حال انسان کا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے

اسے ڈالی آتی ہے لیکن ماں باپ بیوی بچے بہن یا بھائی وہ ڈالی اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اس لئے وہ سمجھتا ہے۔ کہ اصل ڈالی پیش کرنے والا وہی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کو پوچھتے ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے انسان کو یہ یاد دلانے کے لئے کہ حقیقی محسن خدا تعالیٰ ہی ہے۔ یہ ترکیب رکھ دی۔ کہ جب تم کھانا کھاؤ۔ یا پانی پیو۔ تو اس کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ اور کھانے سے پیشتر بسم اللہ پڑھنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ یہ کھانا تمہارے سامنے رکھا تو ماں نے ہے۔ لیکن بھیجا خدا تعالیٰ نے ہے۔ یا کھانا تمہارے سامنے رکھا تو بیوی نے ہے۔ لیکن بھیجا خدا تعالیٰ نے ہے۔ یا کھانا تمہارے سامنے رکھا تو بھائی نے ہے۔ لیکن بھیجا خدا تعالیٰ نے ہے۔ پھر کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہہ کر خدا تعالیٰ کے احسان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

غرض اسلام نے ہمیں

ایسا گُر

سکھایا تھا۔ کہ اگر مسلمان اس گُر پر عمل کرتے۔ تو یقیناً محبت الٰہی پیدا کرلیتے۔ لیکن ہوتا یہ ہے۔ کہ اس قیمتی چیز کو کہا جاتا ہے۔ کہ معمولی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا کوئی اور گُر بتاؤ۔ کوئی کہے۔ کہ گھوڑے کی سواری کا کیا گُر ہے۔ تو دوسرا شخص یہی جواب دے گا۔ میاں گھوڑے پر چڑھ جاؤ۔ اور اس کو چلاؤ۔ یا کوئی کہے۔ کہ لکھنے کا کیا گُر ہے۔ تو دوسرا یہی کہے گا۔ کہ میاں ہاتھ میں قلم پکڑو۔ اور لکھو۔ اس میں کسی خاص گُر کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح اسلام نے تعلق باللہ کے پیدا کرنے کا جو

سیدھا سادا طریق

بیان کیا تھا۔ اسے ہم بھول جاتے ہیں۔ اور اسے بیہودہ سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم سمجھتے نہیں کہ اس میں اشارہ ہے۔ کہ اگرچہ تحصیلدار نے ڈالی سامنے رکھی ہے۔ لیکن دراصل اسے ای۔ اے۔ سی نے پیش کیا ہے۔ اس سے یہ یاد کرانا مقصود تھا۔ کہ کھانا تمہیں بظاہر تمہاری ماں۔ بہن۔ بھائی یا بیٹے بیٹیاں پیش کرتی ہیں۔ مگر وہ اس میں واسطہ بنتے ہیں اصل میں یہ کھانا خدا تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور جب انسان کو پتہ لگ جاتا ہے۔ اور بار بار یہ مضمون اس کے سامنے دہرایا جاتا ہے کہ درحقیقت یہ نعمتیں عطا کرنے والا خدا تعالیٰ ہے۔ وہی ہمیں کھانا دیتا ہے۔ وہی ہمیں پانی دیتا ہے۔ وہی ہمیں پہننے کو کپڑا مہیا کرتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ اس کی طرف دل مائل ہوجاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔

میں نے ایک پچھلے خطبہ میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اس بات کی عادت ڈالی جائے۔ کہ وہ

کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ

پڑھ لیا کریں۔ پانی پئیں۔ تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیں کپڑا پہنیں تو پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔ اسی طرح کوئی اور نئی چیز استعمال کریں تو بسم اللہ پڑھ لیں اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ چیزیں خدا تعالیٰ کی ہیں اس کے لئے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس کا نام لے کر اور اس کے احسان کو مانتے ہوئے ہم اس کا استعمال کرتے ہیں۔ اور جب انسان کوئی چیز استعمال کرلیتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے الحمد للہ یعنی وہ دوبارہ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ الحمد للہ میں وہ پچھلے شکریوں کو بھی ملا لیتا ہے۔ جب وہ بسم اللہ کہتا ہے۔ تو کسی خاص چیز کی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے۔ میں یہ کھانا خدا تعالیٰ کا نام لے کر استعمال کرنے لگا ہوں۔ لیکن

الحمد للہ کہتے ہوئے

کوئی خاص چیز اس کے سامنے نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ تمام پچھلی چیزوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد کوئی الحمد للہ کہتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ میں اس کھانے اور اس سے پہلے جو کھانے میں کھا چکا ہوں۔ ان سب کے عطا کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا مثلاً وہ کپڑا پہنتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں اس کپڑے اور ان سب کپڑوں کا جو اس سے پہلے میں پہن چکا ہوں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا جوتی پہنتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ میں اس جوتی اور ان سب جوتیوں کے لئے جو میں نے اس سے پہلے پہنی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا عقل و دانش ہے وہ کہتا ہے۔ میں اس تدبیر کا جو تو نے سکھائی اور ان تمام رستوں کا جو تو نے مجھے ماں کے پیٹ سے ہی سکھانے شروع کئے تھے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پھر وہ بسم اللہ کہہ کر اپنے ماں باپ بہن بھائی بیٹا بیٹی بادشاہ رعایا ملکہ جانوروں نباتات اور جمادات جن کے ذریعہ اسے کھانا پہنچا ہے۔ سب کو اکٹھا کرکے کہتا ہے۔ اے خدا! میں خوب سمجھتا ہوں۔ کہ یہ تیری ہی طرف سے ہے۔ اب دیکھو یہ ایک چھوٹی سی چیز ہے۔ لیکن یہ ایک طبعی رستہ ہے۔ اب کوئی کہے۔ کہ ماں سے محبت کیسے پیدا ہوتی ہے۔ تو ہم اسے کہیں گے۔ یہ تو سیدھی سادھی بات ہے۔ ماں تمہیں دودھ پلاتی ہے۔ اور تم اسے روزانہ دودھ پلاتے دیکھ کر اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہو۔ اس میں نیا گُر کیا ہے۔ دنیا میں تم سے کوئی انسان بھی نہیں پوچھے گا۔ کہ ماں کی محبت پیدا کرنے کا کیا گُر ہے۔ لوگ بیوی سے محبت کرتے ہیں۔ ماں باپ سے محبت کرتے ہیں۔ بہن بھائیوں سے محبت کرتے ہیں۔ اولاد سے محبت کرتے ہیں۔ اور تم کبھی دوسروں سے ان کی محبت پیدا کرنے کا گُر نہیں پوچھتے۔ صرف اس لئے کہ یہ محبت ہم اس طبعی ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ لیکن

خدا تعالیٰ کے معاملہ میں

لوگ تماشا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو بتائیے کہ تعلق باللہ پیدا کرنے کا کونسا گُر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ تعلق باللہ کے لئے کسی خاص طریق پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور امید رکھتے ہیں کہ انہیں بتایا جائے گا۔ کہ قبرستان میں جاؤ۔ اور ٹانگیں آسمان کی طرف کرکے لٹک جاؤ۔ یا پانی میں ریت ملا کر پیا کرو۔ یا صبح اٹھ کر ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر فلاں منتر پڑھا کرو۔ تو خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجائیگی حالانکہ ان چیزوں کا خدا تعالیٰ کی محبت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سیدھی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا احسان مخفی ہے۔ جس کی وجہ سے تمہارے اندر اس کی محبت پیدا نہیں ہوتی۔ تم اس کے احسانات کو نمایاں طور پر اپنے سامنے لاؤ۔ تو اس کی محبت پیدا ہوجائیگی۔ اور اسے نمایاں طور پر سامنے بسم اللہ اور الحمد للہ لاتی ہیں۔ اس میں کسی گُر کی ضرورت نہیں۔ لیکن لوگ اسے بھول جاتے ہیں۔ اور گدی نشینوں۔ مولویوں اور پیروں کے پاس سالہا سال تک بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ وہ کبھی خوش ہوکر انہیں بتائیں۔ کہ تم ایک ٹانگ پر کھڑے ہوکر فلاں وظیفہ پڑھا کرو۔ تو خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہوجائیگی۔

یہ طریق غیر طبعی ہے

تم کبھی یہ نہیں کہتے۔ کہ ایک ٹانگ پر کھڑے ہوکر تم فلاں وظیفہ پڑھو۔ تو ماں کی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ یا اپنی ننگی پیٹھ پر دس کوڑے مارو۔ تو باپ کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اگر تمہیں ایسا کہا جائے۔ تو تم کہو گے۔ ان چیزوں کا ماں باپ کی محبت کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کا سوال آتا ہے۔ تو تم گُر پوچھنے لگ جاتے ہو۔ اور وہی بے جوڑ بات تمہیں درست معلوم ہونے لگ جاتی ہے۔ غرض تعلق باللہ کا یہ

ایک بڑا نسخہ

ہے۔ جو میں نے بیان کیا ہے۔ پس تم اپنے بچوں کو یہ باتیں سکھاؤ۔ اور پھر ان کا مطلب سمجھاؤ۔ جب تم ہر کام سے پہلے بسم اللہ کہو گے۔ تو تمہیں خیال پیدا ہوگا۔ کہ اصل احسان خدا تعالیٰ کا ہے۔ کہ اس نے ہمیں کھانے کو دیا۔ پینے کو دیا۔ پہننے کو دیا۔ بسم اللہ کہہ کر ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ بے شک روٹی ماں نے پکا کر دی ہے۔ بے شک روٹی بیوی نے پکا کر دی ہے۔ لیکن گندم خدا تعالیٰ نے دی ہے۔ یا تم کہتے ہو کہ روٹی تو ماں نے پکائی ہے۔ اور پیسے باپ نے دیئے ہیں۔ لیکن ماں کو ہاتھ خدا تعالیٰ نے دیئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہاتھ عطا نہ کرتا۔ تو وہ روٹی کس طرح پکاتی۔ اسی طرح جب بھی کوئی چیز شروع کرنے سے پہلے تم بسم اللہ پڑھو گے۔ تو

خدا تعالیٰ کا احسان

تمہیں یاد آجائے گا۔ اور اس طرح تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی۔ اور محبت طبعی طریق سے پیدا ہوگی۔ غیر طبعی طریقوں سے نہیں۔ تم اگر دروازے کے ذریعہ مکان میں داخل نہیں ہوتے۔ بلکہ دیوار پھاند کر آتے ہو۔ تو یہ طبعی طریق نہیں۔ اس سے بجائے فائدہ کے تمہیں نقصان ہوگا۔ ہوسکتا ہے۔ تمہاری ٹانگیں ٹوٹ جائیں۔ یا کوئی اور نقصان پہنچ جائے۔ یا ہوسکتا ہے کوئی تمہیں چور سمجھ لے۔ اور وہ تمہیں پکڑوا دے۔ اور حکومت سے سزا دلوائے۔ غرض یہ چھوٹے چھوٹے رستے ہی طبعی راستے ہیں۔ جو انسان کے لئے نجات اور محبت الٰہی کے پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔

(الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء)

اگر آپ کو معلوم ہو جائے

کہ جس الہٰی جماعت کے آپ ایک مخلص خادم ہیں۔ اس کا ترجمان اخبار الفضل دنیا کے کونے کونے میں اولاد در اشاعت، تعلیم و تربیت کے تنظیم بشارہ مقاصد پورے کر رہا ہے۔ تو یقیناً اس کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا بے پناہ جذبہ آپ کے دل میں موجزن رہے۔

ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ کو تلقین عمل کے لئے قائم فرمایا ہے اس لئے اپنے جماعتی ترجمان اور مخلوق خدمت کی بیش بہا نشانات کرنے والے اخبار کے لئے صرف نیک نیت کا اظہار کافی نہ ہوگا۔ بلکہ اس کی خرید اری بڑھانے کے لئے قائدین و زعماء کی مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔

مجالس اپنی ماہانہ رپورٹوں میں ان مساعی کا خصوصیت سے ذکر فرمائیں۔ تا مرکز مطلع رہے۔ اور اس ضمن میں مناسب راہنمائی کر سکے۔ (مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ۱۸۹۱ء کا کشف اور تحریک جدید

فرمایا:۔ ”ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے۔ کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے گرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے۔ جتنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف میں بیان ہوئی“۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ۱۸۹۱ء کا کشف ہے۔ جس میں آپ کو پانچ ہزار سپاہی دیا جانا دکھایا گیا تھا۔ یہی پہلی پانچہزاری فوج ہے۔ جو السابقون الاولون کہلاتی ہے۔ جس نے انیس سال تک متواتر اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ اور آئندہ بھی قربانی میں شامل ہے۔

ان کی ایک فہرست بن رہی ہے۔ جس کا ایک بڑا حصہ بن چکا ہے۔ اور تھوڑا سا حصہ بننے والا ہے جو بن رہا ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر اسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا کہ منظوری کے بعد یہ انیس سالہ فہرست ایک کتاب میں شائع کی جائے گی۔ اور اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کی ایک مختصر سی تحریک جدید کے کوائف کی تاریخ ہوگی۔ اور یہ کتاب ہر مجاہد تک جس نے انیس سال تک متواتر قربانی کی ہے۔ انشاء اللہ پہنچا دی جائے گی۔

پس پانچہزاری فوج کے ہر مجاہد کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا نام اس فہرست میں لکھا ہوا دیکھ لے۔ یا بذریعہ چٹھی ”وکیل المال تحریک جدید ربوہ“ سے دریافت کر کے اپنی تسلی کرے تا اس کا نام کسی وجہ سے رہ نہ جائے۔ دریافت کرتے وقت یہ ضرور لکھے۔ کہ دسویں سال کا وعدہ کہاں سے اور سال ۱۱ سے سال ۱۹ تک کے وعدے کہاں سے کئے تھے۔ تا جواب جلد دیا جا سکے اگر کسی کے ذمہ سابق سال میں سے کچھ بقایا ہو۔ تو وہ بہ توجہ تام اپنا بقایا جلد تر ادا کر دے تا اس کا نام فہرست میں آجائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

احباب تمام رقوم افسر امانت کو بھجوایا کریں

احباب کی آگاہی کے لئے قبل ازیں یہ اعلان کر دیا جا چکا ہے۔ کہ دفتر صیغہ امانت اب دفتر محاسب سے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اور یہ کہ صیغہ امانت سے متعلقہ تمام امور کے بارہ میں بجائے محاسب کے افسر صیغہ امانت کو مخاطب کیا کریں۔ اب جملہ احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دفاتر تحریک جدید و دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی تمام رقوم خواہ ان کی وصولی خزانہ صدر انجمن احمدیہ لوکل طور پر کرتا تھا۔ یا ایسی رقوم بیرون از ربوہ سے بذریعہ تار، منی آرڈر، بیمہ جات، چیکس، ڈرافٹس، کیش سلپس وغیرہ وصول ہوتی تھیں۔ ان تمام کی وصولی کا کام اب بجائے دفتر محاسب کے دفتر امانت کے سپرد ہو چکا ہے۔ لہٰذا احباب اپنی تمام رقوم افسر امانت کے نام بھجوایا کریں۔ ان دونوں صیغہ جات میں وصول ہونے والی جملہ رقوم افسر صیغہ امانت ہی وصول کر رہا ہے۔

نیز احباب رقوم بھجواتے وقت اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ کوپن یا چٹھی پر بھجوائی جانے والی رقوم کی تفصیل ضرور دیا کریں۔ کہ کن رقوم کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے یا تحریک جدید سے اور ان کا تعلق کن کن دفاتر کی کن مدات سے ہے۔ تاکہ رجسٹرات متعلقہ میں درج کرتے وقت غلطی کا امکان نہ رہے۔ (افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی تقریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم فرمودہ ہے۔ ہر سال تقریباً تیس چالیس ہزار اشخاص اس مبارک تقریب سے مستفید ہونے کے لئے مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں۔ ان کے کھانے و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے جلسہ سالانہ کا ایک مستقل محکمہ ہے۔ جو سارا سال جلسہ کے انتظامات میں مشغول رہتا ہے۔ اس محکمہ کا فرض ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر استعمال ہونے والی تمام اجناس وغیرہ فصل کے نکلتے ہی خرید لے۔ تاکہ بعد میں نرخ کے بڑھ جانے سے سلسلہ کو کسی قسم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔

اخراجات جلسہ سالانہ کے لئے ہر احمدی سے چندہ لیا جاتا ہے۔ جس کی شرح سال میں ایک ماہ کی آمد کا دس فی صدی ہے۔ جلسہ سالانہ کا چندہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ دوسرے لازمی چندوں کی طرح اس کی ادائیگی بھی باقاعدگی سے کرے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ کچھ لوگ تو یہ چندہ ادا ہی نہیں کرتے۔ اور سالہا سال سے ان کی طرف بقایا ہے۔ بعض احباب یہ چندہ ادا تو کرتے ہیں۔ مگر بروقت ادا نہیں کرتے۔ بلکہ اکثر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ادا کرتے ہیں۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ضرورت جلسہ سے قبل بھی ہوتی ہے۔ تاکہ اجناس بروقت خریدی جائیں۔ اور دیگر انتظامات بھی مکمل کئے جائیں۔

جلسہ سالانہ پر ۷۰۔۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔ مگر کبھی بھی جماعت نے اس رقم کو ”جلسہ سالانہ“ کے چندہ سے پورا نہیں کیا۔ ہمیشہ تیس یا چالیس ہزار روپیہ کم ہی وصول ہوتا ہے۔ اس لئے میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کروں گا۔ کہ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور اس کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ فرمائیں۔ اور شروع سال سے ہی شرح کے مطابق ادائیگی شروع کر دیں۔ تاکہ بروقت روپیہ مہیا ہو جائے۔ اور انتظامات میں سہولت پیدا ہو سکے۔

پریذیڈنٹ و امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ خطبہ جات میں جلسہ سالانہ کے چندہ کی اہمیت احباب کے ذہن نشین کروائیں۔ اور وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جو رقوم سیکرٹریان مال کے پاس جمع ہیں۔ وہ جلد سے جلد داخل خزانہ کروانے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تفسیر کبیر کی دو جلدیں

تفسیر کبیر قرآن مجید کی ایک بے نظیر تفسیر ہے۔ اس تفسیر کے مؤلف کے متعلق اس کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی تھی کہ وہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ سے قرآن مجید کا غلبہ ظاہر ہوگا۔ اس تفسیر کی پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جن میں سے تین جلدیں نایاب ہیں۔ اس کی بعض جلدیں پچاس پچاس روپے میں فروخت ہوئی ہیں۔ ان نایاب جلدوں کے متعلق بعض دوست لکھتے ہیں۔ کہ جس قیمت پر بھی ہو سکے۔ ایک نسخہ مہیا کیا جائے۔ مگر ان کی خواہش کو پورا نہیں کیا جا سکتا۔

اس وقت ہمارے پاس سپارہ ۱ جس میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ سورۃ بقرہ کے رکوع کی تفسیر ہے کے چند سو نسخے باقی ہیں۔ اور ان دونوں جلدوں میں ایسے ایسے حقائق و معارف مذکور ہیں جو کسی دوسری تفسیر میں موجود نہیں۔ پہلی جلد ۵۴۸ صفحات پر۔ اور دوسری ۵۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ اعلیٰ قسم کا اور جلد دیدہ زیب ہے۔ قیمت فی جلد ساڑھے چھ روپے ہے۔

پس پیشتر اس کے جو یہ دونوں جلدیں بھی نایاب ہو جائیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس قیمتی خزانہ کو جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خود پڑھیں۔ اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ پس آج ہی آرڈر دیجئے۔ دیر نہ کیجئے۔

(نگران تالیف و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

حسب استطاعت ہر احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے متعلق ضروری اطلاعات

جیسا کہ اس سے قبل الفضل اور رسالہ خالد ماہ جولائی ۱۹۵۴ء کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور خاص طور پر مدنظر رکھنے ضروری ہیں۔ اور ان کے مطابق عمل کر کے مقررہ تاریخوں تک مرکزی دفتر میں اطلاع دینی ضروری ہے۔

۱۔ انتخاب نائب صدر مرکزیہ:۔ اس اجتماع پر نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب ہوگا۔ جس کے لئے مجالس کو دستور اساسی کے قواعد ۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۵ ۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰ کی روشنی میں کم از کم تین نام مرکز میں بھجوانے ضروری ہیں۔ قاعدہ ۹۱ کے ماتحت مرکز کی طرف سے کارروائی کی جائے گی۔ یہ اطلاع ۲۰ اگست تک دفتر میں آجانی چاہیئے۔

۲۔ شوریٰ:۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبود کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے جس میں مجالس کی طرف سے آمدہ تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ جو مجالس شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اپنی تجاویز بھجوانا چاہیں۔ وہ ان تجاویز کو مجلس مقامی کے اجلاس عامہ میں پیش کریں۔

جن تجاویز کو مرکز میں بھیجنے کا فیصلہ مجلس عامہ مقامی کرے۔ وہ معین الفاظ میں ۳۱ اگست تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جو تجاویز ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء کے بعد موصول ہوں گی۔ ان پر (سوائے مجلس عاملہ مرکزیہ کی خاص منظوری کے) غور نہیں ہو سکے گا۔ مرکز کی طرف سے انشاء اللہ ستمبر کے دوسرے ہفتہ میں ایجنڈا مرتب کر کے مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔

۳۔ بجٹ۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ کے آمد و خرچ کا بجٹ پیش ہوگا مرکزی بجٹ کی ترتیب و تیاری کے لئے جملہ مجالس سے متوقع آمد کا تخمینہ آنا ضروری ہے اس غرض کے لئے جملہ مجالس کو تشخیص بجٹ آمد کے فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ یہ فارم ۳۱ اگست تک پُر کر کے دفتر مرکزیہ میں بھجوانے ضروری ہیں۔ جن مجالس کا بجٹ آمد نہیں آئے گا۔ مرکز کی طرف سے ان کے ذمہ آمد کی متوقع رقم لگا دی جائے گی۔

۴۔ نمائندگان:۔ شوریٰ اور انتخاب نائب صدر کی تقاریب میں صرف نمائندگان مجالس حصہ لے سکیں گے۔ ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ اس لئے جملہ مجالس اپنے اراکین کی تعداد کے لحاظ سے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور ان کے ناموں سے ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک دفتر میں اطلاع بھجوا دیں۔

یہ امر یاد رہے کہ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ مگر وہ اس تعداد میں شامل ہوگا۔ جس کی کسی مجلس کو اجازت ہے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے قائد مقامی خود اجتماع میں شامل نہ ہو سکے۔ تو وہ اپنی جگہ کسی اور کو نمائندہ نامزد نہیں کر سکتا۔ بلکہ متبادل نمائندہ بذریعہ انتخاب مقرر ہوگا۔

۵۔ اجتماع میں شمولیت:۔ اپنے سالانہ اجتماع میں جملہ خدام کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی اراکین خدام الاحمدیہ میں تحریک کریں۔ کہ وہ اجتماع میں شامل ہوں۔ چونکہ مرکز نے تعداد افراد کے لحاظ سے اپنے انتظامات کرنے ہوتے ہیں۔ اس لئے مجالس کی طرف سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک ایسے خدام کی تعداد سے مرکز میں اطلاع آجانی ضروری ہے جو اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں۔ تا انتظامات اس اندازے کے مطابق کئے جائیں۔

۶۔ چندہ اجتماع:۔ مرکزی انتظامات ابھی سے شروع کئے جا چکے ہیں۔ مگر ان کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع کا چندہ مقررہ شرح کے مطابق ابھی سے وصول کرنا شروع کر دیں۔ اور ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتی رہیں۔ یہ امر ذہن نشین رہے کہ ہر رکن کے لئے شرح کے مطابق چندہ اجتماع کی ادائیگی نہایت ضروری ہے۔ بعض خدام یہ سمجھ لیتے ہیں کہ چونکہ وہ اجتماع میں شامل نہیں ہو رہے۔ اس لئے چندہ اجتماع کی ادائیگی ان کے لئے ضروری نہیں۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ چندہ اجتماع کی ادائیگی ہر رکن مجلس کے لئے ضروری ہے اور اس کی شرح حسب ذیل ہے:۔

ایک روپیہ سے ۷۵ روپیہ تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے ایک روپیہ
۷۶ " " ۱۵۰ " " " " " " " ڈیڑھ روپیہ
۱۵۰ " " ۲۰۰ " " " " " " " دو روپیہ
۲۰۰ روپیہ سے زائد آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

۷۔ نشانِ رکنیت:۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا نشان رکنیت (بیج) ضرور لگائے۔ اجتماع کے موقعہ پر اس کی خاص نگرانی ہوگی۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی طور پر اس کی پڑتال کریں کہ کیا ان کی مجلس کے ہر رکن کے پاس خدام الاحمدیہ کا بیج موجود ہے۔ اگر بیج موجود نہ ہو۔ تو مرکز سے منگوا لیں۔ ایک بیج کی قیمت صرف ۳ر ہے۔ بذریعہ پارسل یا وی پی منگوائے جا سکتے ہیں۔ مگر ڈاک کا خرچ منگوانے والے کے ذمہ ہوگا

۸۔ چونکہ اجتماع میں اپنے بنائے خیموں میں رہائش ہوگی۔ اس لئے آنیوالے خدام کو اس کے لئے ضروری سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ ایک خیمہ کے لئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہوتی ہے:۔ دو دو تہیاں یا چار کھیس۔ چار لاٹھیاں۔ آٹھ کھونٹیاں اور رسی۔

۹۔ خدام کو اپنا تھیلہ معہ ضروری سامان مکمل رکھنا چاہیئے۔ ایک خادم کے سامان میں مندرجہ ذیل اشیاء کی موجودگی ضروری ہے۔

تھیلہ۔ پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ پٹی ۴ انچ چوڑی ۲ گز لمبی یا ۳۰×۳۰×۴۰ انچ تکون رومال۔ بجھے ہوئے چنے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی۔ دھاگہ۔ دیا سلائی۔ ایک موٹی چھڑی اگر سہولت ہو تو ٹارچ بھی رکھنی چاہیئے۔

۱۰۔ ایک نہایت ضروری بات جو اس سلسلہ میں قائد مجالس کو مدنظر رکھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ جن امور کے بارہ میں مرکز نے مقررہ تاریخوں تک اطلاع منگوائی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے بارہ میں علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر اطلاع دینی چاہیئے۔ ایک ہی کاغذ پر مختلف امور کے متعلق اطلاع نہ دی جائے۔ اور نہ ہی ان کے بارہ میں کسی رپورٹ فارم پر کچھ لکھا جائے۔ کیونکہ ہر شق کے لئے علیحدہ فائل ہیں اور ان میں متعلقہ کاغذات کا ہونا ضروری ہے۔ امید ہے۔ مجالس اس طرف توجہ رکھیں گی۔

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ وہ مندرجہ بالا امور کی ہر شق کے مطابق عمل کر کے مرکز میں بر وقت اطلاع دیں گی۔ اور اپنے اس سالانہ اجتماع کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں گی۔ اور زیادہ سے زیادہ خدام اپنے اجتماع میں شریک ہو کر اس کے فوائد اور اس کی برکات سے مستفید ہوں گے۔ اور اپنے آقا کا کلام خود اپنے کانوں سے سن کر اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں گے۔ والسلام

(مرزا مسعود احمد)

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضروری اعلان

۱۹۵

مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز سابق مینجر کو ۲۵/۵/۵۴ سے دفتر الفضل سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ بعض احباب ذاتی نام پر خط لکھ دیتے ہیں جس سے جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ دفتر سے متعلقہ جملہ خطوط اور ترسیل زر صرف مینجر الفضل کے نام پر کریں۔ نیز کوئی رقم دفتر کی رسید کے بغیر ادا نہ فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مولانا عبدالمجید صاحب سالک ایڈیٹر روزنامہ انقلاب لاہور

میں نے طبیہ عجائب گھر کو ایک بات میں نہایت بے نظیر پایا۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر چیز عمدگی اور نفاست کے اعتبار سے لاثانی مل سکتی ہے۔ آپ ایک دوا آزمائش کے طور پر منگا لیجئے اور پھر دوسرے دواخانوں کی بہم پہنچائی ہوئی دوا سے مقابلہ کیجئے۔ تو آپ کو میری گزارش کی اہمیت معلوم ہوگی۔ خالص عمدہ اور صاف ستھری دوائیں حاصل کرنے کے لئے طبیہ عجائب گھر بہترین مرکز ہے۔ ہر چیز بہتر سے بہتر دواخانوں سے بھی اونچا معیار رکھتی ہے۔ اور پھر قیمتیں بڑے دواخانوں کے مقابلہ میں یقیناً کم ہیں۔ طبی مشورہ ... کے لئے یہ پتہ یاد رکھیئے۔ **طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور**

مقامی اصحاب صبح ۶ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک اور شام کو ۵ بجے ... بعد طبیہ عجائب گھر ۵ ارمال ماتھر سٹریٹ (بیرون بھاٹی گیٹ) دفتر رفتار زمانہ سے دوائیں حاصل کر سکتے ہیں۔

ٹائپ کارنر چوک نسبت روڈ لاہور

حسب منشا ٹائپ اور ترجمہ کیا جاتا ہے

پروپرائٹر۔ منظور احمد قریشی

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو۔ اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دو۔ اس کی ایک آسان ترکیب یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں پیارے خدا کی پیاری باتیں اور پیارے رسول کی پیاری باتیں ۵۰۰ احادیث وغیرہ اردو انگریزی کتابیں۔ اسلامی اصول کی فلاسفی رسول کریمؐ کے بے نظیر کارنامے وغیرہ منگوائیے۔ ہم نصف قیمت پر پہنچا دیں گے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے

سندھ کے ایک فارم کے لئے ایک اچھے ہوشیار اور قابل اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں معرفت دفتر الفضل ۳۰ میکلیگن روڈ بھجوائی جائیں۔

بوڑھے جوان بن سکتے ہیں

ساٹھ سالہ بوڑھے اٹھارہ سالہ جوان کی طاقت اور قوت حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر قسم کی پوشیدہ امراض سے شفایاب ہو سکتے ہیں۔

★ بے اولادوں کو اولاد مل سکتی ہے

★ مایوس اور لاعلاج عورتوں کی خاص بیماریوں کا علاج ہو سکتا ہے۔

بشرطیکہ آپ **ڈاکٹر کوکب بازار حکیماں بھاٹی گیٹ** کی خدمات حاصل کریں

تریاق سل

یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں۔ اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ وہ اس دوا سے فائدہ اٹھائیں بے شمار لوگ اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ڈاکٹر اطباء اس دوا کی تعریف کر رہے ہیں۔ جو کہ اپنے ملک کی سستی ایجاد ہے۔

قیمت مکمل کورس ایک ماہ دس روپے

— ملنے کا پتہ —

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ڈرائی بیٹری

اور

ریڈیو ~ بجلی ~ و بیٹری

بمعہ گارنٹی

خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے

فضل ریڈیو کارپوریشن

ہال روڈ لاہور

تریاق چشم رجسٹرڈ

سندات غلط ثابت کرنے والے کو مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام

یہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جو ککروں کو زائل کرنے میں بالکل بے خطر اور سریع الاثر ہے "تریاق چشم" فوری طور پر چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کر دیتا ہے۔ اور آنکھوں کی خارش کیچڑ۔ گیدڑ اور سرخی کو کاٹ دیتا ہے۔ پھر اگر گل گئے ہوں۔ یا پلکیں گر رہی ہوں۔ قدرتی سرخی پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں دھوپ یا لیمپ کی روشنی میں نہ کھلتی ہوں۔ اور ... آ گئے ہوں۔ اور ککروں کی وجہ سے موسلا دھار پانی بہتا ہو۔ اور ککروں کی وجہ سے مریض دھاڑیں مارتا ہو۔ تو ایک چٹکی دوا لگانے سے فوراً تسکین ہو جاتی ہے۔ بعض مایوس مریض تو مسلسل علاج سے تنگ آ کر اپریشن کے لئے تیار ہو چلے تھے۔ مگر ناگہاں اس دوا کا پتہ مل گیا۔ اور وہ اپریشن کی مصیبت سے بچ گئے۔

تریاق چشم کو بڑے بڑے ڈاکٹر۔ آئی سپیشلسٹ۔ فوجی کرنل۔ لنڈن کے سند یافتہ سول سرجن۔ کیمیکل اگزامینر صوبہ پنجاب۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس۔ ڈپٹی ہوم سیکرٹری پنجاب۔ انسپکٹر آف سکولز۔ کالج کے پروفیسر جج ہائیکورٹ کے وکلاء صاحبان نیز ملکی اخبارات کے ایڈیٹر و دیگر معززین نے اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر حیرت انگیز اثرات ملاحظہ فرما کر سندات اور انعام دیئے ہیں۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت صرف پانچ روپے فی تولہ علاوہ محصول ڈاک وغیرہ

المشتہر: مرزا عالم بیگ موجد تریاق چشم حویلی متصل چنیوٹ ضلع جھنگ

مربعہ جات نہری اراضی

ضلع ڈیرہ غازیخاں میں نہری اراضی نہائت معمولی قیمت پر قابل فروخت ہے

اراضیات نہائت زرخیز اور ہموار ہیں

کثرت سے لوگ آباد ہو رہے ہیں۔

اپنے پتہ کا لفافہ بھیجکر شرائط طلب فرمائیں۔

پوسٹ بکس نمبر ۴۹۲ لاہور

بیاہ شادیوں کے لئے ہر قسم کا کپڑا دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں۔ محمد شفیع محمد افضل

اقوام متحدہ میں ایشیا کے ایک بڑے حصہ کو نمائندگی حاصل نہیں ہے

نکاو ۲۴ راگست :- اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے کل یہاں پر ایک تقریر میں کہا - کہ اقوام متحدہ کی کمزوری یہ ہے - کہ اس میں ایشیا کے ایک وسیع خطہ کو نمائندگی نہیں دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا سیکرٹری جنرل ہونے کی وجہ سے میں غیر ممالک کے داخلی معاملات پر تبصرہ نہیں کر سکتا - اقوام متحدہ کے تمام ممبر ممالک مجھے دوست نہیں ہیں - لیکن آپ طوفان آنے سے کسی جہاز کو ملزم قرار نہیں دے سکتے - یہ جہاز ہی واحد ذریعہ ہے جس سے ہم سمندر میں سطح آب پر رہ سکتے ہیں -

آسام میں سیلاب کی تباہ کاری

ڈبرو گڑھ ۲۴ راگست :- گذشتہ چار روز سے موسلا دھار بارش کے باعث ضلع لکھیم پور میں برہم پتر دریا اس کے معاون دریاؤں کی سطح ۳ فیٹ تک بلند ہو گئی - اور ڈبرو گڑھ کو چھٹی بار سیلاب کی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا -

۲۴ علاقوں میں سینکڑوں دیہاتی بے گھر ہو گئے ہیں - ان کے مکانات یا تو بہہ گئے ہیں یا ڈوب گئے ہیں یہ تمام علاقے زیر آب ہیں - ڈبرو گڑھ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر لکھو ہنگ میں ... ۵ مکانات زیر آب ہو گئے ہیں - سینکڑوں ایکڑ استادہ فصلیں ڈوب گئی ہیں - اگر سیلابوں کا یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا - تو لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو جائیں گے -

کپاس کی پیداوار میں کمی

لاہور ۲۴ راگست :- پنجاب میں کپاس کی فصل بابت ۱۹۵۳ء کے آخری ضمنی اندازہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس فصل کا زیر کاشت رقبہ سولہ لاکھ ۲ ہزار ۹ ایکڑ ہے - جو گذشتہ سال کے تخمینہ اور اصل رقبہ کے مقابلہ میں سولہ فی صد کم ہے - کل پیداوار کا تخمینہ سات لاکھ آٹھ ہزار سات سو گانٹھیں لگایا گیا ہے جس میں ۹۱ ہزار ۳ سو گانٹھیں دیسی اور ۶ لاکھ ۱۷ ہزار ۴ سو گانٹھیں امریکی کپاس کی ہیں گویا مجموعی پیداوار پچھلے سال کی پیداوار کے مقابلہ میں ۲۱ فی صد کم ہے -

جو کی پیداوار میں زیادتی

لاہور ۲۴ راگست :- پنجاب میں فصل جو بابت ۱۹۵۳-۵۴ء کے آخری اندازہ کے مطابق اس فصل کی کل پیداوار کا تخمینہ ... ۳۰۹,۰۰۰ ٹن لگایا گیا ہے - تخمینہ گذشتہ سال کے اندازے اور اصل پیداوار کی نسبت علی الترتیب بیالیس اعشاریہ ۷ فی صد اور چھیالیس اعشاریہ نو فی صد زیادہ ہے -

یورپ کے دفاع کے متعلق چھ اقوام کی کانفرنس ناکام رہی

برسلز ۲۴ راگست :- یورپین فوج کے متعلق ۶ اقوامی کانفرنس چار روز کی گفت و شنید کے بعد ناکام ہو گئی - لیکن اس کے آخر میں ایک مشترک اعلان کے ذریعہ واضح کیا گیا - کہ تمام وزراء یورپ کی متحدہ فوج کے قیام کے لئے جد و جہد جاری رکھیں گے - وزیر اعظم مینڈیس فرانس کانفرنس کی ناکامی کے بعد مسٹر چرچل سے ملاقات کے لئے لندن کو روانہ ہو گئے - ملاقات کا مقصد مسٹر چرچل کو اس امر کی ترغیب دینا ہے - کہ برطانیہ یورپین آرمی کی تشکیل میں زیادہ حصہ لے - صرف اسی صورت میں فرانس کی نیشنل اسمبلی یورپین آرمی کی تجویز کو منظور کر سکے گی - دوسری پانچ طاقتوں نے فرانس کی پیش کردہ تجاویز کو رد کر دیا -

صلاح سالم بغداد سے قاہرہ روانہ ہو گئے

بغداد ۲۴ راگست :- مصر کے وزیر قومی تیاری میجر صلاح سالم نے قاہرہ روانہ ہونے سے قبل ایک بیان دیتے ہوئے کہا - کہ ..... وزیر خارجہ عراق کے ساتھ ان کی گفتگو جو نتائج برآمد ہوئے ہیں - انہیں وہ کئی دوسری عرب ممالک کو پیش کریں گے -

ان عرب حکومتوں میں لبنان - سعودی عرب اور یمن شامل ہوں گے -

امر سمجھا جاتا ہے - کہ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر نوری السعید جب مصر جائیں گے - تو وہاں ان کی بات چیت کی وہی بنیاد ہو گی جو وہ گذشتہ مارچ میں کراچی اور نئی دہلی میں کر چکے ہیں - اس وقت وزیر خارجہ عراق نے یہ کہا تھا - کہ ان کی گفتگو کا اصل تعلق عراق کے تحفظ اور بقا سے ہے -